اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ایڈیٹر — غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

فی پرچہ ۱

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عـہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۵۰	مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام طاہر احمد صاحبہ کو بھی دو روز سے درد اور بخار میں افاقہ ہے۔

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کو پاؤں کے جوڑوں میں درد کی جو شکایت تھی۔ اس میں اگرچہ افاقہ ہے۔ لیکن تا حال صحت کامل نہیں ہوئی۔ احباب دعا کریں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کی طبیعت بھی پہلے سے اچھی ہے۔

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی اہلیہ محترمہ کو چند روز سے انفلوانزا کا سخت حملہ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا پیغام

مسلمانان ریاست کشمیر کے نام

آل کشمیر مسلم کانفرنس کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی مسلمانان ریاست کے نام ایک پیغام بھجوایا تھا جسے صدر کانفرنس جناب شیخ محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ شیر کشمیر نے اجلاس عام میں نمائندگان کانفرنس اور ہزارہا لوگوں کے مجمع میں پڑھکر سنایا۔ پیغام حسب ذیل ہے:۔

"سب سے پہلے میں اپنی طرف سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے۔ آل کشمیر مسلمز کانفرنس کے مندوبین کو ان قربانیوں پر جو انہوں نے اور ان کے اہل وطن نے کی ہیں۔ اور اس کامیابی پر جو انہوں نے آزادی کی تازہ جدوجہد میں حاصل کی ہے مبارکباد دیتا ہوں۔ مجھے اس بات کا فخر ہے۔ کہ بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی مجھے ان کے ملک کی خدمت کرنے کی خوشی حاصل ہوئی ہے۔ جو ایک صدی سے زیادہ عرصہ تک خستہ حالت میں رہا ہے۔ برادران! میں آپ کی کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ سے

دعا کرتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ کانفرنس کی کارروائی میں سچی حب الوطنی کے جذبہ کے ماتحت جرأت۔ میانہ روی بیدار مغزی تفکر۔ دانائی اور تدبر کے ذریعہ آپ ایسے نتائج پر پہونچینگے۔ جو آپ کے ملک کی ترقی میں بہت ممد ہونگے۔ اور اسلام کی شان کو دوبالا کرنے والے ہونگے۔

برادران! میرا آپ کے لئے یہی پیغام ہے۔ کہ جب تک انسان اپنی قوم کے مفاد کے لئے ذاتیات کو فنا نہ کر دے۔ وہ کامیاب خدمت نہیں کر سکتا۔ بلکہ نفاق اور انشقاق پیدا کرتا ہے۔ پس اگر آپ کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ تو نفسانی خیالات کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دو۔ اور اپنے قلوب کو صاف کر کے قطعی فیصلہ کر دو۔ کہ خالق ہدایت کے ماتحت آپ ہر چیز اپنے اس مقصد کے لئے قربان کر دینگے۔ جو آپ نے اپنے لئے مقرر کیا ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم یعنی مسلمانان ہندوستان آپ کے مقصد کے لئے جو کچھ ہماری طاقت میں ہے۔ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور خدا کے فضل سے آپ ضرور کامیاب ہونگے۔ اور امیدوں سے بڑھکر ہونگے۔ اور آپ کا ملک موجودہ مصیبت سے نکل کر پھر جنت نشان ہو جائیگا۔ اللہ تعالے آپ کے ساتھ ہو: خاکسار مرزا محمود احمد

جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کیلئے جماعتیں مستعد اور تیار رہیں

جلسہ ہائے سیرۃ النبی کے لئے رپورٹ فارم بذریعہ ڈاک جماعتوں کو روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ انکو مکمل کر کے بھیجنے کیلئے جماعتیں ابھی سے انتظام کر دیں۔

یوم التبلیغ کی وجہ سے جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ کی تیاری کیلئے اس مرتبہ کافی وقت نہیں مل سکا۔ یہ ایک مشکل ہے۔ مگر مشکلات کے مقابلہ میں غیر معمولی کامیابی اللہ تعالےٰ کی برگزیدہ جماعتیں حاصل کرتی ہیں۔ پس جماعتیں اس کام کو کرنے کیلئے مستعد اور تیار رہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان:

دن مدتوں میں آئے ہیں پھر اہلِ حال کے

از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن

طالب ہیں مجھ سے بڑھکے وہ میرے وصال کے
کیا کہنے اس نگار کے حسن و جمال کے
مہر و وفا کے۔ رحم کے۔ احسان و لطف کے
برسوں سے زیر مشق اطبا ہے زخم دل
للہ کچھ تو بولئے۔ یا رخ کو کھولئے
بے درد و سوز و عشق اگر وصل ہو کوئی
شوقِ دعا و ذوقِ رضا جمع کر۔ کہ یاں
راہ وصال یاد نہیں۔ بس صراط ہے
[illegible] کبھی کبھی خود بھی بے نظیر
کیا پھونکنے کو آئے تھے تم آشیانِ دل؟
بندی کا اپنے منہ سے اٹھا دوں اگر حجاب
تیغِ نگاہِ یار نے بس کھیل کھیل میں
اب دیکھیں آسکے عشق کی قربانیاں ذرا
جی چاہتا ہے آپ کے قدموں میں ڈالدوں
کہدو ان اہل قال سے۔ دفتر لپیٹ لیں
اے شاہِ حسن تم پہ نہیں کیا زکوٰۃِ حسن؟
بس اتنی التجا تھی۔ کہ تم بخشدو مجھے
مل جائے ایک قبر جوارِ مسیحؑ میں

ق

شیدا ہیں انکے قال کا۔ وہ میرے حال کے
ناز و ادا کے۔ آن کے شوخی کے۔ چال کے
شوکت کے۔ عز و شان کے۔ جاہ و جلال کے
وہ آئیں گے تو آئیں گے دن اندمال کے
اک تو خوشی! دوسرے یوں پردہ ڈال کے
لے جاؤ ایسے وصل کو واپس سنبھال کے
ملتا ہے کچھ سوال پہ۔ کچھ بے سوال کے
ہر ہر قدم یہاں پہ۔ خدارا سنبھال کے
در پر پڑا رہیگا جو اس بے مثال کے
چلتے بنے جو آگ محبت کی ڈال کے
ارمان آئیں کھولتے تیرے نعال کے
ٹکڑے اڑا دیئے دلِ آشفتہ حال کے
دکھلا چکے حسین تماشے جمال کے
ہاتھوں سے اپنے اپنا کلیجہ نکال کے
دن مدتوں میں آئے ہیں پھر اہل حال کے
یا لطف آ رہا ہے۔ فقیروں کو ٹال کے
دامانِ مغفرت کو معاصی پہ ڈال کے
اور حشر اپنا ساتھ ہو۔ احمدؐ کی آل کے

آمین

آل کشمیر مسلم کانفرنس کی روئداد

کانفرنس کی منظور کردہ قرار دادیں

سرینگر: ۲۰ اکتوبر۔ آل کشمیر مسلم کانفرنس کا اجلاس پانچ دن تک جاری رہا۔ پہلے دن کی کارروائی کے بعد قرار دادوں کی ترتیب کیلئے پچاس ارکان کی کمیٹی مقرر کیگئی۔ جسے تین مختلف شعبوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ سات ارکان کے سپرد تو یہ کام تھا۔ کہ وہ مسٹر گلینسی کی آئینی سفارشات پر غور اور آل کشمیر مسلم کانفرنس کے لئے ایک دستور مرتب کریں۔ ۲۱ ارکان کو اس کام کیلئے مامور کیا گیا تھا۔ کہ وہ گلینسی کمیشن کی رپورٹ پر اہل کشمیر کی شکایات کی روشنی میں غور کریں۔ اور ۲۲ ارکان کے سپرد یہ کام تھا۔ کہ وہ مختلف طبقات کی طرف سے جو تجاویز پیش ہوں۔ ان پر غور کریں۔

مجلس مضامین ۱۸ اکتوبر کی شام تک بھی اپنا کام ختم نہ کر سکی۔ اس لئے کانفرنس کو ۹ بجے شام ایک مرتبہ پھر ملتوی ہونا پڑا۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ خواجہ حسن نظامی صاحب اور صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے پیغامات پڑھکر سنائے گئے۔

دستور کانفرنس کی ترتیب

اس کے بعد دستور کانفرنس کے مسودہ پر غور ہوا۔ آل کشمیر مسلم کانفرنس کی جنرل کونسل میں نمائندگی کے مسئلہ پر سرگرم بحث ہوئی۔ جموں کے نمائندے چالیس فیصدی نمائندگی چاہتے تھے لیکن اہل کشمیر کی خواہش یہ تھی۔ کہ اُسے آبادی کی بناء پر مقرر کیا جائے اور اس اعتبار سے جموں کو صرف ۲۵ فیصدی نمائندگی حاصل ہوتی تھی۔ آراء شماری پر دونوں جماعتوں کی آراء برابر رہیں۔ اور اس پر صدر کی طرف سے فیصلہ کن ووٹ کی ضرورت محسوس ہوئی لیکن صدر نے اپنی رائے کے اظہار سے گریز کرتے ہوئے دونوں جماعتوں کو گفت و شنید سے سمجھوتے کا موقعہ دیا لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔

قرار دادیں

اس اثناء میں کانفرنس نے مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کیں۔ (۱) مسٹر گلینسی نے جن آئینی اصلاحات کی سفارش کی ہے۔ وہ مسلمانوں کے حقوق و مطالبات سے بہت کم ہیں۔ لہذا یہ کانفرنس حکومت کشمیر سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ آئینی اصلاحات کے سلسلہ میں اسلامی مطالبات کے متعلق فوراً اعلان کیا جائے۔ بلکہ ہمارے مطالبات کو ایک سال کے اندر اندر پورا کر دیا جائے۔ ورنہ ہم موثر کارروائی پر مجبور ہونگے۔ (۲) مزید براں مہاراجہ بہادر نے گلینسی کمیشن کی جن سفارشات کو قبول فرمایا تھا۔ انہیں بھی نظر انداز کیا جا رہا ہے اور اس بناء پر مسلمانوں میں شکوک پیدا ہو رہے ہیں۔ لہذا یہ کانفرنس حکومت کشمیر سے پرزور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات پر عملی کارروائی کا بندوبست کیا جائے۔ (مجلس مضامین نے گلینسی کمیشن کی رپورٹ پر جو تبصرہ کیا ہے اسے علیحدہ شائع کیا جائیگا) (۳) قرار پایا کہ ریاست کے قانون انتقال اراضی کو بھی پنجاب کے اصول پر ترتیب دیا جائے۔ (۴) قرار پایا۔ کہ بنجر زمینوں پر جاگیرداروں اور چکداروں کی طرف سے غیر آئینی قبضہ کے متعلق ایک غیر جانبدار اور آزاد تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے (۵) قرار پایا۔ کہ کشمیری مسلمانوں کو بھی فوج میں بھرتی کیا جائے۔ اور سکھوں اور ڈوگروں کی مانند ایک خالص مسلم رجمنٹ ترتیب کی جائے (۶) تمام سیاسی قیدیوں کو جن میں عبد القادر۔ عبد الصمد۔ اور مظہر علی بھی شامل ہیں رہا کر دیا جائے۔ (۷) امن و صلح کی فضا پیدا کرنے کے لئے میر پور سے آرڈیننس کو اٹھا لیا جائے۔ اور سیاسی مقدمات واپس لے لئے جائیں۔ (۸) ۱۵ کاتک ۱۹۸۸ء کے بعد جموں و کشمیر اور پونچھ میں جو فسادات رونما ہوئے ہیں۔ ان کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد کمیشن مقرر کیا جائے۔ (۹) مسلمان دوکانداروں اور ان زمینداروں کی سرکاری طور پر امداد کی جائے جنہیں فسادات کے دوران میں نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ میر پور کے ہندو بھی نقصان زدہ طبقہ میں شامل ہیں۔ (۱۰) ایک طبیہ کالج اور مسلمان استادوں کے لئے ایک ٹریننگ کالج کھولا جائے اور جہاں کہیں پرائمری سکول موجود ہیں۔ وہاں تعلیم کو مفت اور لازمی قرار دیا جائے۔

اغراض و مقاصد

آل جموں اور کشمیر مسلم کانفرنس کے لئے ایک مفصل دستور مرتب کیا گیا اور تمام ریاست میں اس کی شاخوں کے قیام کا بندوبست کیا گیا کانفرنس کے اغراض و مقاصد کو بصورت ذیل مرتب کیا گیا مسلمانوں کے حقوق و سیاسی مفاد کا تحفظ۔ تعلیمی اقتصادی معاشرتی اور اخلاقی حالت کو ترقی دینے کے لئے بین الاسلامی اتحاد کی ضرورت۔ ریاست کی مصدقہ رعایا ہی اس کانفرنس میں بحیثیت رکن شریک ہو سکتی ہے۔ ایک سو ارکان کی ایک جنرل کونسل اور پچاس ارکان کی ایک مجلس عاملہ مقرر کیگئی۔ اور مندرجہ ذیل حضرات کو بحیثیت عہدیدار منتخب کیا گیا

چودھری غلام عباس۔ جنرل سیکرٹری ؛ میاں احمد یار۔ عبد الرحیم
شیخ عبد الحمید۔ سینئیر وائس پریذیڈنٹ۔ عبد الحکیم۔ غلام احمد } سیکرٹری

جنرل کونسل میں نمائندگی کے متعلق فیصلہ صادر کرتے وقت صدر نے اپنی غیر جانبداری کا حلف اُٹھایا۔ اور کہا۔ کہ میری یہ رائے ہے۔ کہ آبادی کی بناء پر نمائندگی ہو۔ اور پونچھ کو بھی جموں کا ایک حصہ قرار دیا جائے۔ اس طور پر جموں کی نمائندگی کافی ہو جائیگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

ہندو مسلم سمجھوتہ

ہندو لکھنؤ کانفرنس کے انعقاد سے قبل

مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنیکی کوشش

ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق ہندوؤں کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرکے ایک فریق کو جسے وُہ اپنے اغراض ومقاصد کے حصول کے لئے آلۂ کار بنانے کی توقع رکھتے ہوں۔ تائید شروع کردیں۔ اور یہ کہہ کر ڈھنڈورا پیٹنے لگ جائیں۔ کہ وہی فریق مسلمانوں کی نمائندگی کا اصل حقدار ہے۔ اسی کے ہم خیال مسلمانوں کی کثرت ہے۔ وہی لوگ قوم پرست اور ملک کے خدمت گذار کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان کے مقابلہ میں دوسرے مسلمان بہت قلیل تعداد میں ہیں۔ وُہ وطن فروش اور آزادی وطن کے دشمن ہیں۔ اور ان کی کوئی بات قابل توجہ نہیں۔

ہندوؤں کے قوم پرست مسلمان

اس طریق عمل کے علاوہ ہر قسم کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ہندو اس وقت تک مسلمانوں میں سے بعض لوگوں کو سیاسی معاملات میں جمہور مسلمانوں سے علیحدہ رکھنے میں کامیاب چلے آرہے تھے۔ ہر وقت ان کی تعریف و توصیف کے راگ گائے جاتے تھے۔ اور انہیں قوم پرست کا خطاب دے رکھا تھا۔ کیونکہ ہندوؤں کو توقع تھی۔ کہ ان کے ذریعہ کسی نہ کسی وقت وُہ اپنے مقصد و مدعا میں جو یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی سیاسیات پر کلیتہً ہندوؤں کا قبضہ و تصرف ہو جائے۔ کامیاب ہو جائینگے۔

ہندوؤں کی طرف سے لکھنؤ کانفرنس کی حمایت

یہی وجہ تھی۔ کہ جب مولانا شوکت علی کی تحریک پر حال میں ہندو مسلم سمجھوتہ کا سوال از سرنو اُٹھایا گیا۔ اور اس میں ان لوگوں نے بھی سرگرم حصہ لیا جنہیں ہندو نیشنلسٹ کے خطاب سے مخاطب کرنے اور جن کے اخلاص و ایثار کی تعریف خصوصیت کے ساتھ خود گاندھی جی بھی کر چکے ہیں۔ تو ہندوؤں نے بڑے زور شور سے خیر مقدم کیا۔ اور جب لکھنؤ میں اس غرض سے مسلمانوں کی کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز مولانا شوکت علی نے پیش کی۔ کہ مسلمان ہندوؤں سے سمجھوتہ کی بنیاد طے کریں۔ تو ہندو پریس اور ہندو لیڈروں نے اس کانفرنس کی پُرزور حمایت کی۔ اور جو تاریخ اس کے لئے مقرر کی گئی۔ اس کے آنے تک ایک ہفتہ عشرہ کے وقفہ میں ہر ممکن طریق سے یہ کوشش کی گئی۔ کہ کانفرنس ضرور منعقد ہو۔

مسلمانوں پر طعن و تشنیع

مسلمانوں کے کئی ایک ذمہ وار لیڈروں اور ذمہ وار جماعتوں نے جب بعض خطرات کی بناء پر اس قسم کی کانفرنس کے خلاف آواز اُٹھائی تو ہندو ان کے گلے کا ہار ہو گئے۔ اور ہر قسم کے طعن و تشنیع سے یہ ظاہر کرنا چاہا۔ کہ ان لوگوں کو چونکہ اپنی شکست کا خطرہ ہے۔ اس لئے وُہ اس کانفرنس میں شامل نہیں ہونا چاہتے۔ چنانچہ پرتاپ (۱۲ اکتوبر) نے لکھا:۔

"یہ فرقہ پرست مسلمان ایک خالص مسلم کانفرنس میں شامل ہونے سے کیوں کتراتے ہیں۔ وجہ صاف ہے۔ کہ وُہ جانتے ہیں۔ کہ وُہ اقلیت میں ہیں۔ حالانکہ ان کا دعوٰی ہے۔ کہ اکثریت ان کے ساتھ ہے جب اس کانفرنس میں شریک ہونگے۔ تو میاں صاحبان کی شیخی کرکری ہو جائیگی۔ دُنیا کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ وُہ کس پانی میں ہیں۔ اپنی قوم کے علاوہ گورنمنٹ کی نظروں میں بھی ان کی عزت گر جائے گی۔ انہیں اکثریت کا جو زعم ہے۔ اس کا بھانڈا پھوٹ جائیگا۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر وُہ اپنی پوزیشن کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ تو ایک ہی صورت میں۔ کہ وُہ کسی ایسی کانفرنس میں شریک نہ ہوں۔ جس میں تمام خیالات کے مسلمان مدعو کئے گئے ہوں۔"

اسی اخبار نے ۱۳ اکتوبر کو لکھا

"کیا ڈاکٹر اقبال اور پنجاب کے دوسرے چند سر کردہ مسلمانوں کا لکھنؤ کانفرنس کی شرکت سے انکار کرنا اس بات کا زبردست ثبوت نہیں۔ کہ وُہ اپنی کمزوری کو محسوس کرتے ہیں۔ ان کا دعوٰے ہے۔ کہ مسلمان مجموعی طور پر ان کے ساتھ ہیں۔ جب یہ بات ہے۔ تو انہیں لکھنؤ کانفرنس کی شرکت میں تامل کیوں۔ جب قوم ان کے ساتھ ہے۔ تو ان کی خواہش کے مطابق فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ لیکن ڈاکٹر اقبال وغیرہ اصحاب جانتے ہیں۔ کہ صرف وہی قوم ان کے ساتھ شامل ہے۔ جو ان کی نام نہاد آل انڈیا مسلم کانفرنس میں شامل ہوتی ہے۔ کسی بھی آل پارٹیز مسلم کانفرنس میں ان کی ناکامی غیر مشتبہ ہے۔"

ایک اور ہندو اخبار "ملاپ" (۱۴ اکتوبر) نے لکھا:۔

"یہ مسلم لیڈر لکھنؤ کانفرنس میں شامل ہونے سے کیوں گھبراتے ہیں۔ ان کے قول کے مطابق لازمی طور پر کانفرنس میں ان کی کثرت رائے ہوگی۔ اور اگر وُہ خود بھی کانفرنس میں چلے جائیں۔ تو ان کی پارٹی اور بھی زبردست ہو جائیگی۔ پھر کیوں نہیں وُہ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے۔ باوجود اس یقین کے کہ مسلمانوں کی کثرت رائے ان کی طرف ہے۔ کانفرنس میں شریک نہ ہونا اپنی کمزوری اور اپنی پیچھی پوزیشن کا پورا ثبوت دینا ہے۔"

ان اقتباسات سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ ہندو پریس لکھنؤ کانفرنس کا کس قدر حامی اور اس کے متعلق خدشات رکھنے والے مسلمانوں کا کس قدر مخالف ہو رہا تھا۔ اس کے نزدیک لکھنؤ کانفرنس اس بات کا ثبوت تھی۔ کہ اس میں شریک ہونے والے مسلمانوں کے حقیقی نمائندے ہونگے۔ وُہ جو کچھ طے کرینگے۔ وُہی وطن پرستی اور آزادی ملک کے لئے مفید ہوگا۔

نیشنلسٹ مسلمانوں کی تعریف و توصیف

ہندو پریس نے [illegible] لکھنؤ کانفرنس کی حمایت ہی نہ کی۔ بلکہ ان مسلمانوں کی تعریف و توصیف کے پل باندھ دیئے۔ جن کی نسبت ہندوؤں کا یہ خیال تھا۔ کہ وُہ نہ صرف خود ان کے منشاء کو پورا کرنے کا ذریعہ بنینگے۔ بلکہ مسلمانوں میں سے اور لوگوں کو بھی اپنے ساتھ کھینچ لائینگے۔ چنانچہ پرتاپ نے لکھا۔

"نیشنلسٹ مسلمانوں کو اپنے اخلاص پر اعتماد ہے۔ اور وہ کانفرنس میں شامل ہو رہے ہیں۔" (۱۳ اکتوبر)

"مسلم قوم کا مستقبل ان لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں جو وطن کے دشمن ہیں۔ بلکہ ان کے جو وطن دوست ہیں۔" (۱۴ اکتوبر)

"جو مسلمان لیڈر لکھنؤ کانفرنس میں شامل ہو رہے ہیں ہمارے ملک کی دعائیں ان کی کوششوں کے ساتھ ہیں۔" (۱۵ اکتوبر)

مسلمانوں کے مطالبات پورے کرنیکا وعدہ

اس کے علاوہ جن طریقوں سے اس کانفرنس میں مسلمانوں کو شمولیت کی تحریک کی گئی۔ وہ بھی ملاحظہ ہوں۔

"پرتاپ (۱۴ اکتوبر) نے لکھا:۔

"فرقہ وارانہ اعلان میں گورنمنٹ نے مسلمانوں کے بہت کم مطالبات

منظور کئے ہیں۔ انہیں منظور کرانے کے دو ہی طریقے ہیں۔ یا تو گورنمنٹ کے خلاف اعلانِ جنگ کیا جائے۔ یا دوسری جماعتوں کے ساتھ سمجھوتہ کیا جائے۔ اس وقت تک کسی مسلم جماعت نے پہلا طریقہ اختیار کرنے کا اعلان نہیں کیا۔ اس لئے دوسرے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مولانا شوکت علی اور مولانا ابو الکلام کی کوششیں کام آ گئیں"

گویا مسلمانوں کو یہ بھی جھانسہ دیا گیا۔ کہ وزیر اعظم نے اپنے فیصلہ میں مسلمانوں کے جو مطالبات منظور نہیں کئے۔ وہ اب ہندو منظور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ مسلمان ان کے ساتھ سمجھوتہ کر لیں۔ اور اس غرض سے لکھنؤ کانفرنس میں شریک ہوں۔

مذہبی احساسات کو اپیل

اسی سلسلہ میں مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو اپیل کرتے ہوئے لکھا گیا۔

"جو مسلمان اس وقت مصالحت کی مخالفت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان کا رویہ وطن اور اسلام دونوں کے خلاف ہے۔ یا یوں کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ کہ اپنے رویہ سے وہ جہاں وطن کو نقصان پہونچاتے ہیں۔ وہاں اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ بلکہ اس کے خلاف گناہ کا ارتکاب" (پرتاپ ۱۵ اکتوبر)

"ملاپ" (۱۱ اکتوبر) نے لکھا:۔

"کیا اسلام کی یہ بڑی بھاری خدمت نہ ہوگی۔ اگر مسلمان لیڈر ایک جگہ بیٹھکر اپنے اسی اختلاف کو دور کر لیں۔ یہ تضیع اوقات کس طرح ہے۔ یہ تو وقت کا بہترین استعمال ہوگا۔ اگر ملک و قوم کا مستقبل بنانے کے لئے مسلمان اپنے آپ کو متحد و متفق کر سکیں"

کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت

یہ سب کچھ کرنے کے ساتھ ہی لکھنؤ کانفرنس کی غرض بھی دلکا دیز پیرایہ [illegible] کرنے کی کوشش کر گئی۔ اور یہ [illegible] [illegible] مسلمان متفقہ طور پر جو فیصلہ کر لیں گے ہندو اسے منظور کر لینگے۔

چنانچہ "پرتاپ" (۱۵ اکتوبر) نے لکھا:۔

"یہ لکھنؤ کانفرنس اسی لئے ہو رہی ہے۔ کہ مسلمانوں کی صحیح آواز کو بلند کیا جائے۔ ان کے درمیان جو اختلاف واقعہ ہیں۔ انہیں دور کیا جائے۔ اس کانفرنس کی اس لئے بھی ضرورت ہے۔ کہ ہندوؤں اور کانگریس کو معلوم ہو جائے۔ کہ مسلمان کیا چاہتے ہیں۔ گول میز کانفرنس میں جانے سے پہلے مہاتما گاندھی نے یہی کہا تھا۔ اور بارہا کہا تھا۔ کہ مسلمان متفقہ طور پر بتائیں۔ کہ کیا چاہتے ہیں۔ میں ان کے مطالبات پر غور کرونگا"

اخبار "ملاپ" (۱۱ اکتوبر) نے لکھا:۔

"ہندو مسلم اتحاد میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی ہے۔ کہ ابھی تک مسلمانوں کی مختلف پارٹیاں کسی ایک بات پر متفق نہیں ہیں خصوصاً جداگانہ اور مشترکہ انتخاب کے متعلق تو مسلمانوں کے اندر بھاری اختلاف رائے ہے۔ ضروری ہے۔ کہ اس اختلاف کو مٹا یا جائے۔ جب تک مسلمانوں کے درمیان سے یہ اختلاف مٹ گیا۔ تو پھر ہندو اور مسلمانوں کا اختلاف دور کرنے کی کوشش ہو سکتی ہے"

مالوی جی نے بھی اعلان کیا۔ کہ

"کانفرنس کے بحث و مباحثہ سے مختلف جماعتوں میں مستقل اتحاد ہو جائیگا" (پرتاپ ۱۶ اکتوبر)

لکھنؤ کانفرنس کی تائید سے ہندوؤں کی غرض

ہندوؤں کی طرف سے لکھنؤ کانفرنس کے متعلق یہ ساری تگ و دو محض اس لئے کی گئی۔ کہ وہ مسلمان جنہیں ہندوؤں نے نیشنلسٹ کا خطاب دے رکھا ہے۔ اور جنہیں وہ اپنا آلۂ کار سمجھے ہوئے تھے۔ انہیں ہندوؤں کی خواہشات کو پورا کرنے کا موقع مل جائے۔ اور اگر کچھ اور حاصل نہ ہو۔ تو کم از کم ان کے ساتھ مسلمانوں میں سے بعض اور لوگ مل جائیں۔ اس لحاظ سے ہندوؤں کی سب سے زیادہ نظر مولانا شوکت علی پر تھی۔ چنانچہ "پرتاپ" (۱۳ اکتوبر) نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے لکھ بھی دیا۔ کہ

"اگر آپ رجعت پسندوں سے الگ ہو جائیں۔ تو گئی ہوئی شان کو پھر حاصل کر لیں گے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ آپ میں لڑنے کی طاقت ہے۔ اس لئے توقع ہے۔ کہ لکھنؤ کی مصالحت کانفرنس کامیاب ہو جائے گی۔ نہ ہوئی۔ تو بھی یہ ضرور ہو جائے گا۔ کہ آپ رجعت پسندوں کے پھندے سے نکل جائیں گے۔ ایشور آپ کی مدد کریں"

ہندو کانفرنس کے انعقاد کے بعد

لیکن یہ کانفرنس جس کی تائید اور حمایت میں ہندوؤں نے اس قدر زور صرف کیا تھا۔ جسے تمام خیالات کے مسلمانوں کی کانفرنس بتاتے تھے۔ جس میں شامل نہ ہونے والوں کی "خشینی کر کری ہو جانے" اور بھانڈا پھوٹ جانے کا اعلان کر رہے تھے۔ جس میں شامل ہونے [illegible] [illegible] مسلمانوں کے اخلاص کا اقرار کر رہے تھے۔ جس میں شریک نہ ہونے والوں کو "وطن کے دشمن" اور شریک ہونے والوں کو "وطن دوست" بتا رہے تھے۔ جن کی کوششوں کے ساتھ "سارے ملک کی دعائیں" ظاہر کر رہے تھے۔ جس کے بعد مسلمانوں کے مطالبات منظور کر لینے کا وعدہ دے رہے تھے۔ جس میں عدم شمولیت کو "وطن کو نقصان پہنچانے اور اسلام کو بدنام" کرنے کا باعث بتا رہے تھے۔ اور جس کے متعلق یہ کہہ رہے تھے۔ کہ اس میں مسلمان متفقہ فیصلہ کر لیں۔ جس کے لئے مہاتما جی بارہا اعلان کر چکے ہیں۔ تو پھر ہندو مسلم اتحاد میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہیگی۔ وہ جب منعقد ہو چکی۔ اس میں شریک ہونے والوں نے ایک متفقہ فیصلہ کر لیا۔ تو اب ہندوؤں نے کیا ڈھنگ اختیار کر لیا ہے۔ اور کس طرح اس کے فیصلہ کو رد کر دینے پر زور دے رہے ہیں۔ اس کا ذکر انشاء اللہ اگلے پرچہ میں کیا جائے گا:۔

اچھوت اور گاندھی جی

اچھوتوں سے روٹی بیٹی کے تعلقات نہ رکھنے کے متعلق مالوی جی کا اعلان پہلے شایع کیا جا چکا ہے۔ جس کے متعلق بعض ہندوؤں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور ہندو اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو جنم کی لعنت ہمیشہ اچھوتوں کے سر پر سوار رہیگی۔ چاہیے اس لعنت کو دور کرنے کے لئے وہ کتنے ہی اپائے کیوں نہ کریں۔ لیکن اب گاندھی جی نے بھی اپنے ایک خط میں مالوی جی کی تائید کرتے ہوئے لکھدیا ہے۔ کہ

"اچھوتوں کے ساتھ مل کر کھانا بالکل علیحدہ سوال ہے جو انسان کے عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ چھوت چھات کے دور کرنے کے لئے یہ شرط ضروری نہیں۔ کہ ان کے ساتھ مل کر کھایا جائے"

(زمیندار۔ ۱۸ اکتوبر)

یہ اس شخص کا اعلان ہے جس کے متعلق کہا جاتا تھا۔ کہ اس نے اچھوتوں کی خاطر جان دے دینے کے لئے فاقہ کشی شروع کی تھی۔ جسے اچھوتوں کا سب سے بڑا محسن قرار دیا جاتا ہے۔ اور جس کے متعلق دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اچھوت اقوام کو ذلت و نکبت کے گڑھے سے نکال کر ہندوؤں کے مساوی درجہ پر پہنچا دیگا۔ اگر اچھوت اقوام کے کسی معزز سے معزز اور تعلیمیافتہ انسان کے ساتھ ایک جگہ بیٹھکر کھانے کے لئے خود گاندھی جی بھی تیار نہیں ہو سکتے۔ تو ان اقوام کے ساتھ دوسرے ہندوؤں کے معاشرتی تعلقات پیدا کرنا کس طرح ممکن ہے۔ اور جب یہ نہیں۔ تو اچھوتوں کو مساوی درجہ دینے کا کیا مطلب۔ خود "پرتاپ" کا یہی خیال ہے۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے۔

"اگر موجودہ زمانہ میں ہندوؤں نے اچھوتوں کو مندروں میں پوجا پاٹھ یا انہیں کنوؤں وغیرہ کے استعمال کی اجازت دیدی۔ تو کونسا بڑا میدان مار لیا۔ اصلی معنوں میں اچھوت ادھار تب ہی ہوگا۔ جب ہندوستان کا ہر ایک ہندو اپنے اچھوت بھائی کو تمام وہ مجلسی حقوق دینے کے لئے تیار ہو۔ جو خود اسے حاصل ہیں"

لیکن اس کیلئے نہ ہندو تیار ہونگے۔ اور نہ اچھوتوں کو ان میں انسانیت کا درجہ حاصل ہو سکے گا:۔

اچھوتوں کو ہندو کس طرح ختم کر رہے ہیں

اچھوت اقوام کو مجلسی اور معاشرتی حقوق نہ دیتے ہوئے ہندو کیوں ان کی خیر خواہی و ہمدردی کے دعوے کرتے رہتے ہیں۔ اور انہیں اپنے گوشت کا پوست بتاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندو ان کے ذریعہ اپنی تعداد میں اضافہ کر کے سیاسی غلبہ و اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا پتہ پنجاب اچھوت ادھار منڈل کی اس رپورٹ سے بھی لگتا ہے۔ جس کا ذکر کرتا ہوا اخبار ملاپ (۱۴ اکتوبر) لکھتا ہے:۔

"برطانوی ہند میں ۱۹۲۱ء میں اچھوتوں کی تعداد جہاں ۲۸ لاکھ تھی۔ وہاں ۱۹۳۱ء میں ۱۸ لاکھ رہ گئی ہے۔ یعنی دس سال کے عرصہ کے اندر برطانوی ہند میں ۱۰ لاکھ اچھوت ہندو دھرم یا دوسرے دھرموں کی شرن میں آگئے۔ آئندہ سال یہ ۱۸ لاکھ

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود کی صداقت پر زمانہ کی شہادت

دنیا کی مذہبی اخلاقی اور علمی حالت کا نقشہ

علاماتِ زمانہ

احادیث صحیحہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود اور مہدی مسعود کی آمد کے متعلق ایسی علامات بیان فرمادی ہیں۔ کہ ناممکن ہے۔ کسی کاذب مدعی کے زمانہ میں وہ تمام علامات یکجا ہوسکیں۔ دراصل آپ نے امت محمدیہ کو ٹھوکر سے بچانے اور لوگوں کے ایمانوں کے ازدیاد کے لئے ایسی واضح روشن اور کھلی کھلی نشانیاں بیان فرمائیں۔ کہ ان پر غور کرنے سے ہر وہ شخص جو تعصب سے علیٰحدہ ہو۔ یہ ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ مسیح موعود کی آمد کا یہی زمانہ ہے ؛

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے زمانہ کے مذہبی۔ سیاسی۔ تمدنی اور علمی تغیرات۔ نیز اس امر پر کہ اس وقت لوگوں کی علمی اور اخلاقی حالت کیسی ہوگی۔ تعلقاتِ مابین الاقوام کی کیا حالت ہوگی۔ امارت اور غربت کی کیا کیفیت ہوگی۔ نہایت وضاحت سے روشنی ڈالتے ہوئے اس نکتہ کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔ کہ جب زمین و آسمان میں ایسے تغیرات واقع ہو جائیں۔ تو سمجھ لینا چاہیے۔ کہ اب مسیح موعود آچکا۔

نشانات کا پورا ہونا

چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ تمام بیان کردہ علامات موجودہ زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے ہم حق پسند اصحاب کے سامنے انہیں پیش کرتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ وہ غور کریں۔ جب مسیح موعود کی بعثت کا یہی زمانہ ہے۔ تو پھر موعود کہاں ہے۔ یہ تو ناممکن ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تمام علامات تو پوری ہو جائیں لیکن مسیح موعود نہ آئے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ جب علامات کی غرض ہی یہی ہوتی ہے۔ کہ ان کے ذریعہ لوگ خدا کی مامور کو پہچانیں۔ اور اس پر ایمان لائیں۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ علامات کے پورے ہونے پر مامور بھی موجود ہو۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے زمانہ کی جو علامات بیان فرمائی تھیں۔ وہ پوری ہو چکی ہیں۔ اور ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے ان علامات کے رو سے اور کوئی مسیح موعود ثابت نہیں ہوسکتا ؛

عیسائیت کے غلبہ کی خبر

رسول کریم نے مسیح موعود کے زمانہ کے حالات بیان فرماتے ہوئے اس زمانہ کی مذہبی حالت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ اس وقت اسلام اور ایمان کی کیا حالت ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں مذہبی لحاظ سے مسیحیت کا بہت دور ہوگا۔ چنانچہ مسلم جلد ۲ کتاب الفتن میں روائت ہے۔ کہ اس وقت اکثر اہل ارض رومی ہوں گے۔ علماء اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ روم سے مراد نصاریٰ ہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں رومی ہی نصرانیت کے حامل تھے۔ ایک حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رومی عیسائیوں کے متعلق فرمایا ہے۔

اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ والذی نفسی بیدہٖ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ (ترمذی ابواب الفتن)

یعنے قیصر وکسریٰ کی ہلاکت کے بعد اور کوئی قیصر وکسریٰ نہیں ہوگا اور تم ان کے مالوں کو اللہ کی راہ میں لٹاؤ گے۔ رومیوں کے اس قدر استیصال کے باوجود کہ قیصر کا نشان تک مٹ جائے۔ پھر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ایک وقت اکثر اہل ارض عیسائی ہو جائیں گے۔ ہر شخص کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے رسول کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ایک زمانہ میں تو قیصر کی حکومت اس قدر مٹی۔ کہ قیصر کا خطاب بھی جو قسطنطنیہ کے بادشاہ کو حاصل تھا فتح قسطنطنیہ پر جاتا رہا۔ مگر دوسرے زمانہ میں جب فیج اعوج آگیا۔ مسیحیت نے پھر ابھرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ آج روئے زمین پر مسیحی حکومتیں اس طرح مستولی ہیں۔ کہ اکثر اہل ارض کے عیسائی ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہ گیا ؛

نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی لکھا ہے۔ کہ "قوم نصاریٰ غلبہ کنند دیگر ملک ہائے بسیار متصرف شوند" (حجج الکرامہ ص[۳۸۰])

یعنے اس زمانہ میں نصاریٰ کو غلبہ حاصل ہوگا اور بہت سے [ملکوں] پر ان کا تصرف ہوگا ؛

اسلام کی غربت

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذہبی لحا[ظ سے] ایک طرف تو یہ خبر دی ہے کہ اس زمانہ میں عیسائیت غالب [ہوگی] اور دوسری طرف اسلام کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا بدء الاسلام غریباً وسیعود غریباً فطوبیٰ للغرباء (ابن ماجہ) اسلام غربت سے ہی شروع ہوا اور غربت میں ہی لوٹ آئے گا [پس] غرباء کو مبارک ہو۔ ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی فتنۃ ا[لدجال] میں ایک حدیث آئی ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے۔ کہ بہت سے م[سلمان] اس زمانہ میں دجال کے پیرو ہو جائیں گے۔ ہر شخص جو حالات زما[نہ] پر غور کریگا۔ گواہی دیگا۔ کہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں اسلام کمز[ور ہوا] اور یہی وہ زمانہ ہے جسمیں لاکھوں مسلمان اسلام کو چھوڑ کر عیسا[ئیت] کے حلقہ بگوش ہو گئے

یہ تو اسلام کی بیرونی حالت تھی۔ اندرونی لحاظ سے مسلمانو[ں کی] جو حالات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے وہ بھی بہ تمام و کمال پورے ہو گئے ہیں ؛

مسئلہ قدر کا انکار

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روائت ہے۔ کہ رسول کریم صلے [اللہ] علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ کہ مسلمان مسئلہ قدر کا انکار کر دیں گے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یورپین مصنفین [کے] اعتراضات سے ڈر کر بہت سے مسلمان اس مسئلہ کا انکار کر چکے ہیں۔ اور اس کی عظمت اور فوائد سے بالکل ناواقف ہیں ؛

زکوٰۃ کی عدم ادائیگی

ایک اور روائت میں آتا ہے۔ کہ مسلمان زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔ اور اسے تاوان سمجھیں گے۔ (حجج الکرامہ ص ۲۹۸) یہ علا[مت] بھی مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ لاکھوں مستطیع مسلمان زکوٰۃ اد[ا] نہیں کرتے۔ اور جو کرتے ہیں۔ وہ نام و نمود کے لئے

ایک علامت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں لوگ دنیا کی خاطر دین کو فروخت کردیں گے۔ یہ عیب بھی مسلمانوں میں نمایاں طور پر دکھا[ئی] دیتا ہے ؛

نماز سے بے توجہی

ایک علامت بروائت ابن عباس آپ نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ جو لوگ نماز پڑھیں گے۔ وہ بہت جلدی جلدی پڑھیں گے۔ یہ علامت بھی اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہے۔ ۸۰ فی صدی مسلمان تو نمازیں پڑھتے ہی نہیں۔ اور جو پڑھتے ہیں۔ وہ جلدی جلدی۔ ان کے دل میں خشیت نہیں ہوتی۔ اور نہ انہیں حضور قلب حاصل ہوتا ہے پس ان کی نماز رد کی جاتی یا بالفاظ حدیث ان کے مونہہ پر ماری

ہے ۔

قرآن کا اٹھ جانا

ایک علامت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان
ہے۔ کہ اس زمانہ میں قرآن اٹھ جائے گا۔ اور صرف اس کا نقش
رہ جائے گا۔ یہ علامت بھی اس وقت پوری ہو چکی ہے۔ قرآن مجید
ہے۔ مگر لوگ اس پر غور نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک قرآن
نعوذ باللہ اب یہی غرض رہ گئی ہے۔ کہ اسے قبروں پر پڑھا
ئے۔ یا غلافوں میں لپیٹ کر محفوظ رکھا جائے ۔

مساجد کی ظاہری زینت

ایک علامت آپ نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اس زمانہ میں
جد کو آراستہ کیا جائیگا۔ یہ بھی بالکل ظاہر بات ہے ۔

اہل عرب کی دین سے ناواقفیت

ایک علامت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان
ہے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عرب کے لوگ دین سے بالکل
بہرہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضرت علیؓ کی روایت ہے۔ کہ اس زمانہ
لوگوں کے دل اعاجم کی طرح ہوں گے۔ اور زبان عربوں کی طرح یعنی
گرچہ عربی بولیں گے۔ مگر دین سے بے بہرہ ہوں گے۔ یہ علامت
پوری ہو چکی ہے۔ عربوں کو اس قدر دین سے بعد ہے۔ کہ دیگر ممالک
مسلمانوں سے بھی زیادہ ناواقف ہیں۔ حالانکہ اسلام کا منبع ملک
ب ہی تھا ۔

فحش کی کثرت

اس زمانہ کی دنیا کی عام اخلاقی حالت کا بھی رسول کریم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ اس زمانہ
فحش کثرت سے پھیل جائے گا۔ لوگ بدکاری کرینگے۔ اور اس
نا ذکر یں گے۔ زنا عام ہو جائے گا۔ اور ولد الزنا کثرت سے ہونگے
سب کچھ لفظاً بلفظ پورا ہو چکا ہے۔ اسلام نے جن باتوں کو فحش قرار دیا
ہے۔ وہ آج کل یورپین تمدن کے ماتحت تہذیب کا جزو بن گئی ہیں
غیر عورتوں کے ساتھ ناچنا۔ عورتوں کے حسن وجمال کی تعریف کرنا
اور معانقے کرنا غیر عورتوں کے ساتھ خلا ملا رکھنا یہ تمام باتیں آجکل
تمدن کا جزو سمجھی جاتی ہیں۔ اور ترقی کی علامات قرار دی جاتی ہیں۔ لازمی
طور پر ان کے نتیجہ میں زنا کی بھی کثرت ہو گئی۔ اور ولد الزنا کی بھی جملہ
رہی۔ آج یہ تمام واقعات دنیا کے سامنے ہیں۔ اور ہر شخص انہیں دیکھ
کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کی سچائی کا قائل
ہو سکتا ہے ۔

شراب کا بکثرت استعمال

پھر آپ نے فرمایا۔ اس وقت شراب کا استعمال بہت بڑھ
جائے گا۔ ایک روائت یہ بھی ہے۔ کہ اس زمانہ میں راستوں میں
شراب پی جائے گی۔ اس علامت کا ظہور بھی موجودہ زمانہ میں نہایت
واضح طور پر دکھائی دے رہا ہے۔ اس میں شبہ نہیں پہلے زمانوں میں بھی
لوگ شراب پیتے تھے۔ مگر جس کثرت کے ساتھ اس زمانہ میں
استعمال کی جا رہی ہے۔ اس کی نظیر ملنا ناممکن ہے۔ آج کل یورپین
ممالک میں شراب پانی کی جگہ استعمال کی جاتی ہے۔ اور چونکہ اس
کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ہر جگہ اور ہر راستے پر اس کا
مہیا کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہاں کثرت سے سڑکوں کے کنارے
شراب کی دوکانیں پائی جاتی ہیں۔ غرض شراب پینے کی کثرت کی علامت
بھی موجودہ زمانہ میں پوری ہو چکی ہے۔

قمار بازی

ایک علامت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ
بیان فرمائی ہے۔ کہ اس زمانہ میں جوئے کی کثرت ہو جائے گی
یہ علامت بھی آج کل ہر جگہ نظر آتی ہے۔ علاوہ اس کے کہ لاٹریوں
کی نہایت کثرت ہے۔ لائف انشورنس اور فائر انشورنس وغیرہ
بیسیوں قسم کے بیمے نکل آئے ہیں۔ اور پھر کہا جاتا ہے۔ کہ ان
کے بغیر کام چلنا مشکل ہے ۔

نفس زکیہ کا معدوم ہو جانا

ایک تغیر عمار بن یاسرؓ کی روائت کے مطابق رسول کریم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ اس زمانہ میں
نفس زکیہ مارا جائے گا۔ جس کا صاف طور پر یہ مطلب ہے۔ کہ اس
زمانہ میں پاک نفس انسان کا ملنا ناممکن ہو جائے گا۔ یہ علامت بھی
پوری ہو چکی۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اثر کو
الگ کر کے مسلمانوں پر نظر ڈالی جائے۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس کے
پورا ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں رہی۔ کجا وہ زمانہ کہ مسلمانوں
میں لاکھوں باخدا انسان تھے۔ اور کجا یہ حالت کہ مصیبت ضرورت
اور احتیاج کے وقت بھی مسلمانوں میں کوئی باخدا انسان نہیں ملتا
بے شک گدی نشین علماء مشائخ اور صوفیا موجود ہیں۔ مگر وہ
خدا سے ایسے ہی دور ہیں۔ جیسے زمین آسمان سے۔

پس حقیقتاً نفس زکیہ مارا جا چکا تھا۔ اور نفس امارہ
زندہ ہو گیا تھا ۔

ماں باپ کی نافرمانی

ایک علامت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان
فرمائی ہے۔ کہ اس وقت لوگ ماں باپ سے تو حسن سلوک نہ
کریں گے۔ مگر اپنے دوستوں سے کریں گے۔ چنانچہ ابو نعیم نے
حذیفہ بن یمان سے روائت کی ہے۔ کہ اس وقت لڑکا اپنے باپ
کی تو نافرمانی کرے گا۔ مگر اپنے دوست سے احسان کرے گا۔ یہ تغیر
بھی آج کل مغربی تمدن کی وجہ سے دنیا میں پیدا ہو چکا ہے۔
لوگ اپنے بزرگوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ ماں باپ کی بے قدری
عام ہو گئی ۔

یہ وہ اخلاقی تغیرات ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے بیان فرمائے۔ اور ہر وہ شخص جو غور کرے گا۔ اسے کہنا
پڑے گا کہ یہ تمام علامات پوری ہو چکیں پس مسیح موعود کی بعثت کا
یہی زمانہ ہے ۔

علم دین کا معدوم ہو جانا

اخلاقی حالت بیان کرنے کے بعد ہم دیکھتے ہیں۔ کہ رسول
کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس زمانہ کے علمی حالات
کے متعلق بھی خبریں دی ہیں۔ مثلاً ترمذی میں انس بن مالک
سے روائت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری
زمانہ کی ایک یہ علامت بیان فرمائی۔ کہ یرفع العلم
ویظھر الجھل یعنے علم اٹھ جائے گا۔ اور جہالت غالب
آجائے گی۔ یہ تغیر بھی موجودہ زمانے میں ہو چکا۔ ایک وہ زمانہ
تھا۔ کہ مسلمانوں کی عورتیں تک عالمہ فاضلہ اور فقیہہ ہوتی تھیں
یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ایک دفعہ فرمایا
کہ انصار کی عورتیں بھی عمرؓ سے زیادہ قرآن جانتی ہیں۔ پھر حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کا علم اس قدر مشہور تھا۔ کہ بڑے
بڑے صحابہ آپ سے استفسار کرتے۔ مگر آج علم دین کا یہ حال
ہے۔ کہ سوائے ایسے لوگوں کے جو دوسرے علوم سیکھنے کی قابلیت
نہیں رکھتے۔ اور کوئی علم دین کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ وہ اسے
ترقی کے راستہ میں روک خیال کرتے۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اب مذہبی
تعلیم کا زمانہ نہیں رہا

حدیث کا مطلب

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی بعثت کے وقت ہر قسم کے علوم دنیا سے اٹھ جائینگے
بلکہ جیسا کہ دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ اس سے مراد صرف علوم
دینیہ کا ناپید ہو جانا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے ترمذی
میں روایت آتی ہے۔ کہ آخری زمانہ میں دینی اغراض کے سوا
اور اغراض کے لئے لوگ علوم سیکھیں گے۔

یہ حالت اس زمانہ میں پیدا ہو چکی۔ علوم دنیاوی اس قدر
ترقی کر گئے۔ کہ ایک عالم ان کی ترقی پر حیران ہے۔ اور علوم
مذہبی سے اس قدر بے توجہی ہے۔ کہ جاہل لوگ اپنے آپ کو
وارث علوم آسمانی سمجھتے ہیں ۔

مسیح موعود کہاں ہے

یہ علامات جن کا کچھ حصہ انشاء اللہ دوسری فرصت میں
پیش کیا جائے گا۔ ہر انسان کے سامنے یہ حقیقت واضح کر رہی ہیں
کہ مسیح موعود کی بعثت کا یہی زمانہ ہے ۔

اب یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جب علامات پوری ہو چکیں۔ تو
مسیح موعود کہاں ہے۔ اس کا پتہ ہم بتائے دیتے ہیں۔ کہ ان علامات
کے ماتحت اور خدا اور اس کے رسول کے فرمودہ کے مطابق
مسیح موعود آ چکا۔ اور وہ **میرزا غلام احمد قادیانی**
ہیں ۔

آل کشمیر مسلم پولیٹیکل کانفرنس کا خطبۂ صدارت

یہ خطبہ فخرِ قوم شیخ محمد عبداللہ صاحب شیرِ کشمیر ایم۔ ایس۔ سی نے بحیثیت صدر کانفرنس سرینگر میں پڑھا

حضرات! قومی جدوجہد کے لئے ایک ایسے نازک اور فیصلہ کن دور میں جیسا کہ ہمیں درپیش ہے۔ آپ اس قومی ایوان میں اس غرض کے لئے جمع ہوئے ہیں کہ آپ وقت کی مشکلات کے لئے حل اور رہنمائی ڈھونڈیں۔ اگر میں کہوں کہ یہ وقت کام اور مقاصد کی مشکلات کا ایسا مجموعہ ہے۔ جس کی نظیر دورِ سابق میں نہیں ملتی تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ ایسی بات ہے جو آپ میں سے ہر شخص محسوس کر رہا ہے۔

شکریہ

جب میں دیکھتا ہوں کہ قومی جدوجہد کے اس نازک ترین مرحلہ پر صدارت کے لئے آپ کی نظرِ انتخاب مجھ پر پڑی ہے۔ تو مجھے آپ کی جانب سے عزت اور اعتماد کا ایک ایسا عظیم پیغام ملتا ہے۔ جس کو میں اپنے استحقاق کا نہیں بلکہ صرف آپ کے فیاضانہ حسنِ ظن کا نتیجہ تصور کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی ان ناچیز خدمات کے ذریعہ آپ کا ایسا اعتماد حاصل کر چکا ہوں۔ تو مجھے یہ یقین کر لینا چاہئے کہ یہ میرے لئے ملک و ملت وطن و قوم کی جانب سے قبولیت کی ایک بہت بڑی سند ہے۔ میں اس عزت کے لئے آپ کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ مگر اس ذمہ داری کے لئے جو آپ کے اعتماد کی مقدس امانت ہے آپ ہی سے ہمراہی و اعانت کی التجا کرتا ہوں۔

کشمیری قوم

برادران! کشمیری قوم جسے دنیا ایک بزدل قوم۔ صداقت اور وفاداری سے عاری قوم۔ جھوٹ اور فریب کار قوم۔ تنگ دست اور نادار قوم۔ جاہل اور غیر مہذب قوم۔ متفرق منتشر اور غیر متحد قوم کی حیثیت سے پہچانتی ہے۔ یہ ہمیشہ سے ہی اس قدر ذلیل اور اوصافِ رذیلہ سے ملوث نہ تھی۔ بلکہ زمانہ غلامی سے پہلے اس میں بھی بڑے بڑے راستباز۔ پابند عہد۔ بلند کیریکٹر کے مالک۔ دولتمند صاحب علم و فضل۔ مہذب و متمدن اشخاص موجود تھے جن کے اندر جہاں بینی۔ جہاں آرائی۔ جہانگیری و جہانبانی کی طاقتیں اور قابلیتیں موجود تھیں۔ جب تک اس قوم نے احکام خداوندی کا ساتھ دیا۔ انصار اللہ بن کر مخلوق خدا کی حقیقی خدمت بجا لاتے رہے۔ قدرت نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ اور انہیں کامیاب و کامران رکھا۔ مگر جس وقت انہوں نے اوامر و نواہی ذاتِ لایزال کو پس پشت ڈال دیا۔ تو قدرت نے اپنے ازلی قانون کے مطابق ان کے ساتھ برتاؤ کیا۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی قال رب لم حشرتنی اعمی وقد کنت بصیرا۔ قال کذالک اتتک آیاتنا فنسیتہا فکذالک الیوم تنسی۔

آزمائش کا زمانہ

اعمال بد کے نتائج کے طور پر غلامی کا قہر آلہی اس طرح نازل ہوا کہ خود ہمارا گزرا ہی ... سے پہلے ہمارے لئے خارج گیا۔ کشمیری قوم کی خانہ جنگی اور نااتفاقی کے باعث غیر کشمیری اقوام نے ان پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ تاآنکہ مسلسل جابرانہ حکومتوں کے ماتحت کچلے گئے۔ البتہ مہاراجہ رنبیر سنگھ کی اسلاف پرستی اور علم دوستی نے مسلمانوں کی کچھ قدر افزائی کی تھی۔ مگر مہاراجہ پرتاپ سنگھ کے وقت میں مہاسبھائی خیالات کے وزراء نے انہیں پیسنے میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ اور مسلمانوں کو اتنا دبا دیا۔ کہ ان میں مجبوراً اختلافِ نیر کے آثار پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ جس کا پہلا ثبوت ریشم خانہ کے واقعہ ہائلہ اور میموریل کے مشہور واقعہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ حکومت کے لئے ان واقعات میں عبرت اور موعظت کے لاکھوں دفتر موجود تھے۔ مگر وہ ان سے متنبہ نہ ہوئی۔ بلکہ اس نے اپنی گرفت کو اور بھی مضبوط کرنا شروع کیا۔ مہاسبھائی ذہنیت نے مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ بدستور جاری رکھی۔ آخر میں خطبہ عید کی ممانعت اور قرآن پاک کی توہین کے جانگداز واقعات پیش آئے جنہوں نے آگ سی لگا دی۔ جولائی۔ اگست۔ ستمبر ۱۹۳۱ء میں جو کچھ ہوا۔ وہ کسی کو بھول نہیں سکتا۔ درحقیقت یہ زمانہ ہماری آزمائش کا زمانہ تھا۔ قدرت ہمیں مصائب میں ڈال کر زندگی کا سبق سکھانا چاہتی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ جموں اور کشمیر کے مسلمانوں نے استقلال کے سررشتہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اور ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کر کے اہل عالم کو اپنی بے بسی مظلومیت اور بہادری کا ثبوت دیدیا۔

تحقیقاتی کمیشن

بہرحال جب مظالم کی انتہا ہو گئی تو مہاراجہ بہادر نے ۱۴ار جولائی ۱۹۳۱ء کو ایک تحقیقاتی کمیشن بٹھایا۔ جس میں سے دو مسلمان ممبران نے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر اس پر ایک سرکاری کمیشن مقرر کیا گیا۔ مگر چونکہ عمال حکومت کلی طور پر اعتماد کھو چکے تھے۔ اور ان سے کسی نفع کی امید نہ تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے اس سے بھی تعاون نہ کیا۔

۱۴ اگست ۱۹۳۱ء کو ساری ریاست میں اور ہندوستان کے گوشے گوشے میں کشمیر ڈے منایا گیا۔ ہم مسلمانانِ پنجاب اور ہند کے بے انتہا ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے اس وقت اور اس کے بعد اب تک عدیم المثال قربانیوں کے ساتھ کامل ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اسی طرح ہم تمام اسلامی پریس کے شکر گذار ہیں۔ کہ انہوں نے ہماری مظلومیت کو دنیا کے سامنے آشکارا کر کے رکھدیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۵ اگست ۱۹۳۱ء کو مسلمانوں نے کچھ معروضات خود مہاراجہ بہادر کے پیش کئے جن میں یہ درخواست کی۔ کہ مہاراجہ بہادر اپنے وزراء کو مسلم رعایا کے لئے فضا کو صاف کرنے کا حکم دیں۔ تاکہ مطالبات پیش کئے جا سکیں۔ لیکن کچھ شنوائی نہ ہوئی اور مظالم کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ ۲۶ اگست کو مسلمانوں کی پرائم منسٹر سے ملاقات ہوئی۔ مگر ستمبر میں پھر نہایت دل خراش واقعات پیش آئے۔ جن کو بیان کر کے میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتا۔

مسلمانانِ کشمیر کی قربانیاں

حضرات! ان ایام میں مسلمانانِ ریاست نے جو جو قربانیاں کی ہیں۔ اور جس جرأت دلیری اور بہادری کے ساتھ اپنی جانیں ملت و وطن پر نثار کی ہیں۔ وہ لائق صد ستائش و مباہات ہیں۔ اور اس موقعہ پر ان کی خدمت میں نہایت ہی خلوص کے ساتھ جذبات تشکر و امتنان پیش کرتا ہوں۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ قربانیاں دراصل امتحان کی پہلی کڑی تھیں۔ مستقبل میں قوم کو شاید اس سے بھی زیادہ قربانیوں کی ضرورت پڑے گی۔ اور حق تو یہ ہے۔ کہ مسلمان کی زندگی ایثار و قربانی کا ہی دوسرا نام ہے۔ لیکن نادان ہے وہ

شخص جو بغیر ضرورت اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالتا ہے اور مجرم ہے وہ جو مسلمانوں کے جان و مال کیلئے فائدہ بطور پر متاثر کرتا ہے۔

مطالبات کی تدوین

۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو تمام سیاسی قیدی رہا ہوئے آخر ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو مسلمانان جموں و کشمیر کا ایک نمائندہ اجلاس سری نگر میں منعقد ہوا۔ اور اس میں بحث و مباحثہ کے بعد قوم کے متفقہ مطالبات کی تدوین کی گئی۔ جو ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو مہاراجہ بہادر کے پیش کئے گئے۔ اس کے نتیجہ میں حکومت نے دو کمشن مقرر کئے۔ جو غیر جانب دار اشخاص پر مشتمل تھے۔

تحریک کشمیر کی نوعیت

بیشتر اس کے کہ میں ان کمشنوں کے کام اور سفارشات کے متعلق کچھ کہوں۔ میں یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جیسے ہماری طرف سے بارہا اعلان کیا گیا ہے۔ تحریک کشمیر فرقہ دار تحریک نہیں ہے۔ بلکہ سب اقوام کے لوگوں کی شکایات کے ازالہ کے لئے ہے۔ اور میں اپنے برادران وطن کو خواہ وہ ہندو ہوں یا سکھ یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم اسی طرح ان کے دکھوں کو دور کرانے کے لئے تیار ہیں جس طرح مسلمانوں کے دکھوں کو۔ ہمارا ملک ہرگز ترقی نہیں کر سکتا جب تک ہم ایک دوسرے کے ساتھ صلح سے رہنا نہ سیکھ لیں گے۔ اور وہ تبھی مکمل ہو سکتی ہے۔ جب ہم ایک دوسرے کے جائز حقوق کا پورا احترام کریں اور ایک دوسرے کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ پس تحریک کشمیر ہرگز کوئی فرقہ دارانہ تحریک نہیں۔

مہاراجہ بہادر کی ذات سے کوئی عناد نہیں

اسی طرح میں کھول کر یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں مہاراجہ بہادر کی ذات سے ہرگز کوئی عناد نہیں۔ بلکہ ہم پوری طرح ان کے وفادار ہیں۔ ہمارا حقوق کا مطالبہ ہرگز حکومت کے خلاف نہیں کہلا سکتا۔ تمام متمدن ممالک میں بادشاہ اپنی مرضی سے رعایا کو ان کے حقوق دے رہے ہیں اور رعایا اپنے حقوق مانگ رہی ہے۔ مگر باوجود اس کے ان کی رعایا ان کی کامل فرمانبردار کہلاتی ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہ فی الواقعہ وفادار ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سچی وفاداری اسی کا نام ہے۔ کہ حاکم وقت کو لوگوں کی امنگوں اور خواہشوں سے واقف کیا جائے۔ کیونکہ حکومت کا منصب رعایا کی سچی بہبودی کیلئے سامان مہیا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ نہ کہ ان کی خواہشات کو پامال کرنے کے لئے۔

عمال ریاست کی عاقبت نااندیشی

لیکن افسوس اس حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ریاست کے عاقبت نااندیش عمال نے اول تو مسلمانوں کو باغی قرار دے کر انہیں صفحہ ہستی سے مٹانے کی ناکام کوشش کی۔ اور پھر جب مہذب دنیا کے دباؤ کے ماتحت کمیشن بٹھائے گئے۔ تو طرح طرح سے اس میں روکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں نے گلانسی کمیشن پر ہر طرح اعتماد کا اظہار کیا۔ اور اس سے تعاون کرتے ہوئے ضروری کاغذات تیار کئے۔ جن سے عمال ریاست کی پردہ دری ہوتی تھی۔ اس لئے انہوں نے فوراً کارکنوں کو کسی نہ کسی بہانہ سے جیلوں میں دھکیل دیا اور ان تمام کاغذات کو جو نہایت محنت سے تیار کئے گئے تھے۔ ضبط کر لیا۔ چنانچہ آج تک وہ کاغذات ہمیں واپس نہیں دئے گئے۔ ادہر جموں میں میرپور وغیرہ مقامات کے باغیرت مسلمانوں کو حکام ریاست نے فرقہ وار فسادات میں اس طرح ملوث کر دیا۔ کہ انہیں کسی اور طرف توجہ ہی نہ کرنے دی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گلانسی کمیشن کے سامنے جو حالات پیش ہو سکتے تھے۔ وہ پورے طور پر نہ ہوئے اور جب کمیشن نے اپنے طور پر حکام ریاست سے ضروری اطلاعات طلب کیں تو جس طرح چاہا۔ وہ اطلاعات بہم پہنچائیں۔ اور بعض مہیا ہی نہ کیں۔ ان حالات میں جہاں تک گلانسی کمیشن مفید نتائج پر پہنچ سکتا تھا۔ اس کو آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ پھر بھی اس کمیشن نے اس حقیقت کو کلی طور پر آشکارا کر دیا۔ کہ مسلمانوں کی شکایات۔ تکالیف اور مطالبات بے بنیاد اور غلط نہیں ہیں بلکہ کھلے لفظوں میں واضح کیا۔ کہ واقعی ان کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ اس کا انسداد ہونا چاہیئے۔ چنانچہ مہاراجہ بہادر نے جن مطالبات کی منظوری دی ہے۔ وہ یہ ہیں۔

تفصیل مطالبات

ہمارا مطالبہ تھا۔ کہ تمام مساجد و مقابر و دیگر مقدس مقامات اور ان کی متعلقہ اصلی جائدادیں جو حکومت کے قبضہ میں ہیں یا حکومت نے کسی غیر شخص کو دے رکھی ہیں۔ ہمیں واپس دی جائیں۔ مہاراجہ بہادر نے ہمارے اس مطالبہ کو کلی طور پر تسلیم کر لیا۔ اس کے مطابق احکام جاری کر دئے۔ جس کے نتیجہ میں اس وقت تک پتھر مسجد۔ خانقاہ سوختہ۔ خانقاہ بلبل شاہ۔ خانقاہ دارا شکوہ۔ شاہی باغ مسجد۔ خانقاہ صوفی شاہ۔ عیدگاہ سری نگر وغیرہ مقامات مسلمانوں کے قبضہ میں آ چکے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے یہ اعلان ہے کہ تمام ایسے مقامات مسلمانوں کے سپرد کر دئے جائیں۔ اور اگر کسی غیر شخص کو اس غرض کے لئے معاوضہ بھی دینا پڑے۔ تو وہ حکومت ادا کرے۔

برطرف شدہ ملازمین بحال کئے جائیں

ہمارا مطالبہ تھا۔ کہ وہ تمام اشخاص جن کو موجودہ سیاسی تحریک کے سلسلہ میں موقوف یا معطل کیا گیا ہے۔ یا جن کا تنزل ہوا ہے۔ یا وہ جن کی ترقی روک دی گئی ہے۔ ان کو بحال کیا جائے۔ اور ان کے متعلقین کو نقصان نہ پہونچے۔ اس کے مطابق بھی ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو مہاراجہ بہادر نے احکامات جاری کر دئے۔

نقصان کی تلافی کی جائے

ہمارا مطالبہ تھا کہ وہ لوگ جو سیاسی ناگوار واقعات کے سلسلہ میں مارے گئے ہیں۔ یا بیکار ہو گئے ہیں۔ انہیں موزوں معاوضہ دیا جائے۔ اس کے متعلق ۱۰ نومبر ۱۹۳۱ء کو مہاراجہ بہادر نے حکم دیا۔ کہ ایسے لوگوں کی مناسب طور پر امداد کی جائے۔ اسی طرح ہمارے مطالبہ کے جواب میں مہاراجہ بہادر نے ایسے لوگوں کے لئے جو سیاسی مجرم ہیں اور کسی وجہ سے میعاد کے اندر اپیل نہ کر سکے ہوں۔ اپیل کی میعاد وسیع کر دی۔ تاکہ اگر وہ چاہیں۔ تو اپیل کر سکیں۔

آزاد کمشنر کا تقرر

پھر ہم نے ایک آزاد کمشنر کے تقرر کا مطالبہ کیا تھا۔ جس کے جواب میں ایک غیر جانبدار افسر کو اس کام کے لئے حکومت پنجاب سے منگوا کر مقرر کیا گیا۔

مذہبی آزادی

ہم نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ حدود ریاست میں کامل مذہبی آزادی کا اعلان کیا جائے۔ چنانچہ اس کے مطابق اعلان کیا گیا۔ کہ ہر قوم کو ریاست میں کامل مذہبی آزادی ہے۔ نیز یہ کہ اگر اذان میں کسی قسم کی مداخلت کی جائے۔ تو ایسے مجرموں کو سختی سے سزا دی جائے گی۔ اسی طرح یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جو لوگ اپنا مذہب تبدیل کرنا چاہیں۔ ان کو کسی طرح کسی قسم کی اذیت نہ پہنچائی جائے۔ ورنہ سخت سزا دی جائے گی۔

آزادی تقریر و تحریر

پھر ہم نے کہا تھا۔ کہ ریاست میں تقریر۔ تحریر اور انجمنیں بنانے کی اسی طرح آزادی ہو۔ جس طرح برطانوی ہند میں ہے اس کے جواب میں مہاراجہ بہادر نے اعلان کیا۔ میری یہ خواہش ہے۔ کہ ان امور کے متعلق ریاست کے موجودہ قوانین کی ایسے رنگ میں اصلاح کی جائے۔ کہ جہاں تک عملاً ہو سکے میری رعایا کی امن و بہبودی کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ان امور میں ریاست کے لوگوں کے لئے وہی قانون ہو جائے جو برطانوی ہند میں رائج ہے۔

زمینداران ریاست کے مالکانہ حقوق

سب سے زیادہ اہم مطالبہ جو ہم نے پیش کیا۔ یہ تھا۔ کہ ہمارے زمینداروں کو مالکانہ حقوق دئے جائیں۔ چنانچہ اس کے مطابق مہاراجہ بہادر نے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ زمیندار

کو مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں۔ اور یہاں مالکانہ الگ وصول کیا جاتا ہے۔ وہاں ختم کیا جائے۔ اسی طرح ہمارے مطالبہ پر جموں۔ سانبہ۔ اکھنور۔ کٹھوعہ۔ بھمبر گدلہ۔ میرپور اور بھمبر کی تحصیلوں سے کاہ چرائی کا ٹیکس عارضی طور پر اڑا دیا گیا ہے۔ اور یہ غور کیا جا رہا ہے کہ مستقل طور پر بھی اس کو معاف کر دیا جائے۔

اخروٹ کے درخت کاٹنے کے متعلق پابندی کا ازالہ

دھاروں میں جو مزید ٹیکس وصول کیا جاتا تھا۔ وہ بھی اڑا دیا گیا ہے۔ اخروٹ کے درخت کاٹنے کے متعلق جو ممانعت تھی۔ وہ دور کر دی گئی ہے۔ محکمہ جنگلات۔ پولیس اور مال وغیرہ کے خلاف جو شکایات تھیں۔ ان کی معقولیت کو تسلیم کر کے کئی مفید اصلاحات کا اعلان کیا گیا ہے۔ بکروالوں پر جو حد سے زیادہ ٹیکس لگایا ہوا تھا۔ اسے ریاست نے کم کر دیا ہے۔

تعلیم اور ملازمتیں

محکمہ تعلیم کے متعلق ہماری جو شکایات تھیں۔ نہ صرف ان کی معقولیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ بلکہ کمیشن نے اپنی سفارشات میں کوشش کی ہے۔ کہ تعلیم حاصل کرنے میں آسانیاں بہم پہنچائی جائیں۔ ملازمتوں کے متعلق واضح طور پر گلانسی کمیشن نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی نہایت درجہ حق تلفی ہوئی ہے۔ اور اس کو دور کرنے کے لئے کمیشن نے بہت سی تجاویز پیش کی ہیں۔ جن کی غرض یہ ہے۔ کہ تمام اقوام کو ریاست کی ملازمتوں میں مناسب حصہ دیا جائے۔

مالیہ کے متعلق مطالبہ

مالیہ کے متعلق ہمارا مطالبہ تھا۔ کہ ریاست میں مالیہ اسی اصول پر ہو۔ جو برطانی ہند میں رائج ہے۔ اس کی معقولیت کو گلانسی کمیشن نے تسلیم کر کے یہ سفارش کی ہے۔ کہ جب حالات اجازت دیں۔ اس پر عمل کیا جائے۔ نوتوڑ کی رقوم جو میر بلحد کی تحصیل میں واجب الادا تھیں۔ وہ معاف کر دی گئیں۔

مجلس آئین ساز کا قیام

ہمارا مطالبہ تھا۔ کہ ریاست میں ایک لیجسلیٹو اسمبلی (مجلس آئین ساز) قائم کی جائے۔ تاکہ ریاست کے افسران کو رائے عامہ سے آگاہی ہو۔ اور ریاست کی قانون سازی اور حکام کے افعال پر تنقید کرنے میں رعایا حصہ لے سکے۔ چنانچہ مسٹر گلانسی نے یہ سفارش کی ہے۔ کہ ریاست میں ایک اسمبلی قائم کی جائے۔ جس کی تجویز کے لئے ایک فرنچائز کمیٹی مقرر کی جا چکی ہے۔ اسی طرح ہم نے چاہا تھا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ قائم کئے جائیں۔ اس کے متعلق بھی سفارش کی جا چکی ہے۔

کابینہ ریاست کی تشکیل جدید

پھر ہم نے یہ کہا تھا۔ کہ ہمیں ریاست کے وزراء پر قطعاً اعتماد نہیں ہے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں ان تمام وزراء کو تبدیل کر کے نئی وزارت قائم کی گئی ہے۔

مہاراجہ بہادر کا شکریہ

پس یہ ناشکری ہوگی۔ اگر ہم اس ہمدردانہ کارروائی کا اعتراف نہ کریں۔ اس لئے ہم کمیشن کے ممبران کا اور مہاراجہ بہادر کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے بھی کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ یہ سب کچھ ابھی تک کاغذی اعلانات ہیں۔

وہ مطالبات جو نظر انداز کر دیئے گئے

ابھی تک مندرجہ ذیل مطالبات کو یا تو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ یا کلی طور پر منظور نہیں کیا گیا۔ (۱) تبدیل مذہب پر جائداد کی ضبطی نہ ہو (۲) انجمنیں بنانے کی آزادی۔ (۳) تقریر کی آزادی۔ گلانسی کمیشن انجمنیں بنانے اور تقریر کی آزادی کے متعلق سفارش کر چکا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ اس بارے میں مہاراجہ بہادر کے احکام بھی صادر ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک کوئی اعلان نہیں کیا گیا۔ (۴) پریس کی آزادی۔ جدید پریس ایکٹ ہمارے مطالبات کے سراسر منافی ہے۔ اور یقیناً مہاراجہ بہادر کے اعلان کے مطابق نہیں ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ برطانوی ہند کے ہنگامی قوانین ریاست کے عام قوانین بنا دیئے گئے ہیں (۵) آئندہ کے لئے مالیہ کے متعلق ایک صحیح اصل بے شک تسلیم کر لیا گیا ہے۔ مگر معلوم حالات کب اس کی اجازت دیں گے۔ کہ مالیہ عملاً کم ہو۔ (۶) مسلمانوں کو فوجی ملازمتوں میں مناسب حصہ دینے کا سوال ابھی اب تک معلق ہے۔ (۷) زمینوں کی ملکیت کو بدلنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لیکن اب تک اس کے معاوضہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں۔ حالانکہ معاوضہ ہونا ہی نہیں چاہیئے۔ (۸) میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی وسعت کے متعلق اب تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

مجلس آئین ساز میں مسلم نمائندگی کی قلت

(۹) لیجسلیٹو اسمبلی میں مسلمانوں کو ان کے حق سے بہت کم دیا گیا ہے۔ اور صوبہ جموں کے لئے ۱۵ نشستوں کی سفارش ہے۔ جن میں سے صرف ۷ نشستیں مسلمانوں کو دی گئی ہیں۔ حالانکہ مسلمان اس صوبہ میں ۵۴ فیصدی ہیں۔ غیر مسلم ۴۶ فیصدی یعنی مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس لئے ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ ہمیں جموں میں آبادی کے تناسب سے نشستیں دی جائیں۔ پھر جو مطالبات منظور کئے گئے ہیں۔ ان کی بھی یہ صورت ہے۔ کہ ان کے عملی جامہ پہنانے میں دقتیں نظر آ رہی ہیں۔ اب تک بہت سے ظالم افسر اپنے عہدوں پر قائم ہیں۔ یا وجود مواقع نکلنے کے مسلمانوں کو موقعہ نہیں دیا جا رہا۔ پس حکومت کو اس طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ معاملہ نازک صورت اختیار نہ کر لے۔

حصول تعلیم میں مشکلات

تعلیم کے متعلق ابھی تک کچھ بھی نہیں کیا گیا۔ مسلمانوں کو شوق ہوا۔ تو ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ مالی مشکلات ہیں۔ حالانکہ غیر مسلموں کے لئے یہ بات نہ تھی۔ مسلم انسپکٹر کی اسامی منظور کی گئی ہے۔ مگر کمیشن کے مجوزہ اختیارات اسے نہیں دیئے جاتے۔ کمیشن نے صاف کہا تھا۔ کہ وہ مسلمانوں کی ترقی کے تمام مدارج کی نگرانی کریگا۔ اور وہ اس بات کی نگرانی رکھیگا۔ کہ ریاست نے جو پالیسی تعلیم اور دیگر امور کے متعلق منظور کر رکھی ہے۔ اس پر کارروائی عملاً ہو رہی ہے۔ ان اختیارات میں کمی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تاکہ مسلم انسپکٹر کی اسامی برائے نام رہ جائے۔ سٹیٹ سکولوں کے ہیڈ ماسٹر کمیشن کے رپورٹ لکھتے وقت ۱۶ میں سے ۱۵ ہندو تھے۔ اور اس وقت سولہ کے سولہ ہندو ہیں۔

کلرکوں کی اسامیوں پر غیر مسلموں کا تقرر

تعجب ہے کہ کلرکوں کی اسامیاں خود کمیشن کی رپورٹ کے مطابق۔ لداخ۔ اسکردو۔ گلگت۔ مظفرآباد اور جموں کو مستثنیٰ کر کے صرف کشمیر میں ہی۔ ۱۲ مسلمان میٹرک پاس بیکار بیٹھے ہیں۔ اور کلرک کی اسامی کے لئے کمیشن نے کم سے کم قابلیت صرف انٹرنس پاس رکھی ہے۔ جس کو مہاراجہ بہادر نے منظور کیا ہے۔ مقامی تقرریوں میں اب بھی مستحق مسلمانوں کو نظر انداز کر کے غیروں کو مقرر کیا جا رہا ہے۔

دیگر اسامیوں کا حشر

کمیشن کی یہ سفارش ہے کہ کم از کم نصف تقررات باہر سے کئے جائیں۔ اس کو عمل میں نہیں لایا جاتا۔ اور اس سلسلہ میں ملازمتوں کے متعلق گزٹ شدہ اسامیوں کا جو حشر ہو رہا ہے۔ وہ قابل افسوس ہے۔ ملازمتوں کے متعلق ششماہی اعداد و شمار کی جو شرط کمیشن نے عائد کی تھی۔ اس پر بھی اس وقت تک معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عمل نہیں ہوا۔ کمیشن کی یہ بھی سفارش تھی۔ کہ سال کے بعد تمام ملازمین محکمہ جات ریاست کی تعداد فرقہ وار تیار کر کے شائع کی جائے۔ اس سفارش کو پورا کرنے کے لئے ضروری تھا کہ کمیشن کی رپورٹ پر مہاراجہ بہادر کے احکام صادر ہونے پر ایک ایسی رپورٹ شائع کرتے۔

اس ایک مثال سے آپ پر واضح ہوگیا ہوگا۔ کہ کمیشن کی رپورٹ پر

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپکو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچا دیگی

امراض معدہ کا موسم

آجکل معدہ اور پیٹ کے امراض کا موسم ہے ان سب سے خوفناک ہیضہ ہے

امرت دھارا

جو کہ معدہ کی کل امراض اور ان امراض کیلئے بہترین حفظ ما تقدم کامیاب علاج ہے

متواتر استعمال کرتے رہیں!

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ نمونہ آٹھ آنہ

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کیساتھ ہوتی ہے ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے خط میں لکھدیں۔ مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت مفت منگوا لیں! اکارخانہ کی دیگر چار سو ادویات رطبی کا مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مردان جن کو ضرورت ہو **مفت** بھیجے جاتے ہیں!

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ: امرت دھارا ۹۳ لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا ڈاکخانہ امرت دھارا روڈ لاہور

فیض عام شربت فولاد

اگر آپکے گھر میں کمزوری ہے چہرہ زرد رہتا ہے بھوک نہیں لگتی حیض کی زیادتی ہے تکلیف سے آتا ہے یا بالکل بند ہے مرض اٹھرا ہے یعنی حمل نہیں ٹھہرتا وقت سے پہلے گر جاتا ہے یا بچہ مُردہ پیدا ہوتا ہے یا کمزور ہوتا ہے ماں کا دودھ کم ہے یا ہسٹیریا کے دورے پڑتے ہیں تو **فیض عام شربت فولاد** استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ آپ تندرست اور خوبصورت اولاد حاصل کریں گے۔

قیمت فی شیشی پچاس خوراک عہ محصولڈاک ۱۱

فیض عام جوہر یہ ایک بہترین ادویہ کا مرکب ہے اور اس کے چند قطرے ہیضہ۔ اسہال بدہضمی پیاس پیٹ درد۔ سردرد نزلہ زکام دانت یا داڑھ کا درد اور زنبور بچھو یا سانپ کے کاٹے کیلئے بہترین تریاق ہیں۔ بلکہ تقریباً ہر مرض میں مفید ہے۔ چنانچہ بہادر خان صاحب ہیڈ ماسٹر و انچارج ادویات ایڈ کراس سوسائٹی اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں کہ میں نے فیض عام جوہر علاوہ دیگر بیماریوں کے میعادی بخار تاپ کے مریضوں پر مفید پایا ہے اور اسی دوا کیوجہ سے لوگ مجھے ڈاکٹر سمجھتے ہیں۔ اللہ کریم آپ کی اس ایجاد میں برکت دے۔

قیمت فی شیشی ایک تولہ ۱۰ ا علاوہ محصول۔

ملنے کا پتہ: فیض عام میڈیکل ہال قادیان!!

نور بال شربت رجسٹرڈ

بچوں کی تمام امراض کو دور کر کے ان کو موٹا تازہ اور خوبصورت بناتا ہے اس کے پینے سے بچے۔ بخار کھانسی قے۔ اسہال۔ بدہضمی۔ پیچش۔ پیٹ درد سے محفوظ رہتے ہیں لاغر۔ فردتن اور چڑچڑے مزاج کے بچوں کیلئے بڑا زود اثر اور قابل اعتماد شربت ہے۔ اس کا استعمال بچوں کو آئندہ زندگی میں جملہ بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایسے بچے اپنی جوانی دیکھ کر والدین کو دعا دیتے ہیں میٹھا ہونیکے سبب بچے شوق سے پیتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۔ ا

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان اور نئی دہلی

مفت! مفت!! مفت!!!

پیام شفاء

مردوں اور عورتوں کے امراض ہسٹیریا۔ لیکوریا۔ بواسیر ذیابیطس وغیرہ جو فی زمانہ ایک حد تک شدید اور مہلک ثابت ہو رہے ہیں۔ ان کے مستقل دفعیہ کی بالکل بے ضرر اور تیر بہدف ادویہ ہمارے دواخانہ پیام شفاء میں موجود ہیں۔ معتبر اور زود اثر ہونے کی وجہ سے ہندوستان کے مشہور و معروف اطباء اور ڈاکٹروں کے مطب میں استعمال ہو رہی ہیں اطباء کی تصدیق اور ہر مرض کی تفصیل اور علامات فہرست ہذا میں درج ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد ہر ایک مریض اپنے مرض کے مطابق دوا خود تجویز کر سکتا ہے۔ اور ہم یہ ظاہر کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمارا معیار ایمانداری اور مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانا ہے۔

حسب ذیل پتہ پر ایک کارڈ تحریر فرما کر فہرست پیام شفاء مفت طلب کریں۔ بعد ملاحظہ ہمارے بیان کی تصدیق ہو جائیگی۔

صحت خواہ

منیجر دواخانہ پیام شفاء فراشخانہ دہلی

انگریزی سیکھنے والوں کی خوش قسمتی

کا ایک تازہ ثبوت

جناب ملک مبارک احمد خان صاحب جنرل سکرٹری انجمن محبان اسلام پنجاب لاہور فرماتے ہیں۔

آپ نے جدید انگلش ٹیچر شائع کر کے ملک کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اور انگریزی سیکھنے والوں پر احسان عظیم کیا ہے میں نے اپنی خالہ کو انگریزی پڑھانے کے لئے کتنی نام نہاد انگلش ٹیچر خرید کر دیں مگر سب فضول اور رائگاں آپ کی انگلش ٹیچر سے وہ چھ ماہ کے اندر خاصی انگریزی سیکھ گئی ہیں۔ من لم یشکر الناس لن یشکر اللہ کے تحت بطور شکریہ عریضہ ہذا ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کے عوض آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ملک کو اس سے کما حقہ مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔

قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر یہ کتاب درحقیقت آپ کے لئے یا آپ کے لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے ایک گوہر بے بہا ثابت نہ ہو تو کل قیمت واپس منگوالیں۔

قمر برادرز الف شملہ

آفتابی سلاجیت

یہ وہ خاص دوائی ہے جو ہم نے اس سال بڑی محنت اور بعرق ریزی متعدد مرتبہ فلٹر کر کے آفتاب کی تپش سے تیار کی ہے۔ یہ وہ دوائی ہے جو دوسرے اشتہاری حکیم ایک روپیہ فی تولہ کے حساب سے فروخت کرتے ہیں۔ خواہشمند احباب بقدر ضرورت منگوا کر آزمائیں۔ قیمت درجہ اول فی تولہ چار آنہ قسم دوم دو آنے۔ تاجروں کے ساتھ رعایت۔

عبد الغفار عبد الغنی احمدی اینڈ سنز تاجران گلگت کشمیر

ضرورت رشتہ

میرے ایک مخلص احمدی دوست عمر ۲۶ سال او۔ ٹی۔ ٹرینڈ ۳۰-۲-۵۰-۵۵-۳-۷۰ کے گریڈ میں ملازم کے لئے ایسی لڑکی کا رشتہ درکار ہے جو مڈل پاس یا بند صوم و صلوۃ۔ امور خانہ داری سے واقف اور عمدہ صورت سیرت والی ہو۔ خواہشمند احباب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

چوہدری عبد الرحمن احمدی تبلیغی انسپکٹر لائلپور شرقی انگلش ٹیچر چک نمبر ۲-ج-ب رام دیوالی براستہ چک جھمرہ ضلع لائلپور

60

سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیے

۱۸ اکتوبر سے ۳۱ اکتوبر تک محصولڈاک معاف

چونکہ محصولڈاک بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ اس لئے عام طور پر دوستوں کو کسی چیز کے منگوانے کیلئے زیادتی محصولڈاک بہت روک ہوتی ہے سو مبارک ہو کہ یہ روک دور ہوگئی۔ یعنی جو دوست ۱۸ اکتوبر تا ۳۱ اکتوبر اپنی درخواستیں ڈاک میں ڈال دینگے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ پر محصولڈاک معاف رہے گا۔ بشرطیکہ کم از کم دو روپیہ کا آرڈر ہو۔ لہذا دوستوں کو فی الفور اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئیے

جناب قاضی اکمل صاحب ناظم الفضل ۱۲ جون ۱۹۳۲ء کے الفضل میں لکھتے ہیں۔ کہ "نور اینڈ سنز کی ساختہ بعض ادویہ کا میں تجربہ کیا۔ مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے کہ منیجر صاحب نور اینڈ سنز کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے۔ جب تک اسے متعلق دیسیوں پر آزما کر مفید ہونے کا اطمینان حاصل نہ کر لیں۔ امید ہے کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے"

موتی سُرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ جالا۔ پڑبال۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا ابتدائی موتیابند غرضیکہ یہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک ۵ر معاف۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان میں بھی موتی سُرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپ کو بھی یہی بہترین سُرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے موتی سُرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سُرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصولڈاک ۷ر معاف

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نہایت مسرت اور شکرگزاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا۔ میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور دالی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جب سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤں۔ سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کریں۔ شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر نمایاں اثر کیا۔ جب عزیز خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اسکی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔۔۔۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے خطرات سے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔"

اکسیر اعظم

اکسیر البدن کے اجزاء کے علاوہ اکسیر اعظم میں زیادہ قیمتی اجزاء شامل ہیں سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ موتی۔ عنبر وغیرہ اس کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعضاء۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی بدحواسی ذرا سے کام سے دل کا بیٹھنا جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ فوائد کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک پچیس روپے محصولڈاک ۷ر معاف

اکسیر اعظم سے پینتالیس سالہ اٹھارہ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی سب اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ (ضلع کوہاٹ) سے لکھتے ہیں۔

"اکسیر اعظم کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اعظم کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہو گئی جیسی اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی ہوئی جوانی کا عالم ہوتا ہے"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد اور موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے محصولڈاک ۷ر معاف

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکدار بنا دیتا اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کے لئے کافی ہے ایک روپیہ محصولڈاک ۱۱ر معاف۔ بشرطیکہ ایک وقت میں دو شیشیاں خریدی جائیں

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کیجئے۔ گھر میں اس "تریاق اعظم" کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپکے پاکٹ اور سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے اسکے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی سردہ جسم میں برقی رو دوڑ جاتی ہے سر کے درد پسلی کے درد۔ گٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ معدہ کے درد جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ اقسام کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ متلی۔ بخار ہیضہ کیلئے اکسیر۔ قریباً ۲۰۰ امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے محصولڈاک ۵ر معاف

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے بالخصوص حافظہ کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرہ زرد دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دینا۔ بے چینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو۔ انکے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا ہے۔ قیمت پانچ روپے ۱۱ر محصولڈاک معاف

اکسیر معدہ

معدہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم قبض۔ اسہال ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کیلئے تیر بہدف ہے دودھ گھی انڈے۔ بالائی۔ مکھن بغیر ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دیتی کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت ۱ر اسکا ہر گھر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پنجاب یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی کے رکن ڈاکٹر ڈی محمد صاحب کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے کمیٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ انکی جگہ علامہ عبداللہ یوسف علی سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کام کریں گے۔

ضلع کولابا (بمبئی) کے ڈپٹی کلکٹر ۲۱ اکتوبر اپنے بنگلے کے پاس سیر کر رہے تھے کہ ایک شخص نے پستول سے گولی چلائی جو خطا گئی۔ چپڑاسی نے اس آدمی کو پکڑ کر پستول چھین لیا۔ لیکن حملہ آور فرار ہو گیا۔

اخبار فری پریس جرنل کے خلاف عدالت بمبئی میں ۲۱ اکتوبر کو وہ مقدمہ پیش ہوا۔ جو مولانا شوکت علی نے ان لوگوں کے خلاف بالزام توہین دائر کیا ہے۔ مولانا کے قانونی مشیر نے عدالت سے درخواست کی کہ ایک طویل مدت کیلئے تاریخ مقدمہ بڑھا دی جائے کیونکہ مولانا امریکہ جا رہے ہیں چونکہ مدعا علیہم کی طرف سے کوئی اعتراض نہ ہوا۔ اس لئے مقدمہ ۲۷ جنوری پر ملتوی کر دیا گیا۔

حکومت بمبئی نے فری پریس جرنل کی دس ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایجنٹ سے ۲۰ اکتوبر لاہور کے مسلم زعماء کا ایک وفد ملا۔ اور ان پر ظاہر کیا کہ ریلوے میں مسلمان ملازمین کی تعداد بہت کم ہے۔ چنانچہ محکمہ کی ایک شاخ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا گیا کہ اس برانچ میں ۲۸۴ ملازمین ہیں۔ جن میں سے صرف گیارہ مسلمان ہیں۔ اسی طرح اور بھی کئی برانچوں کے اعداد و شمار کا حوالہ دیکر صاحب موصوف پر واضح کیا گیا کہ مسلمانوں کی تعداد تناسب آبادی کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ صاحب موصوف نے وعدہ کیا کہ وہ اس معاملہ میں خاص طور پر غور کرینگے اور مسلمان ملازمین کی تعداد پوری کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائی جائیگی۔

گورنمنٹ کواپریٹیو سوسائٹی کے صدر کو ۲۰ اکتوبر لاہور میں ۴۲ ہزار روپیہ غبن کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے

گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول میں داخلہ کا امتحان پنجاب یونیورسٹی ہال لاہور میں یکم نومبر سے ۳ نومبر تک ہی رہیگا۔

مسٹر ڈی ولیرا نے آئرلینڈ کی پارلیمنٹ کے اجلاس میں لنڈن کی گفت و شنید کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ موجودہ حکومت برطانیہ بعض مخالف آئرلینڈ برطانی لوگوں کے زور دینے پر تیز فری سٹیٹ کی اقلیت کی روش سے حمایت حاصل کر کے اس بات کے لئے تیار نہیں کہ معاملہ پر مناسب غور کر کے انصاف کرے۔

ریاست جے پور کے اکاونٹنٹ جنرل ۲۰ اکتوبر چاندی کے ۳۴۲ ٹن سکے بمبئی کی ٹکسال میں لے کر آئے۔ کیونکہ اس وقت جے پور میں چاندی کے سکوں کی بھاری مقدار جمع ہے۔ چاندی کو خالص کرنے کے بعد اسے واپس جے پور میں بھیج دیا جائے گا۔

ضلع ستارہ کے ایک گاؤں میں آج کل دیا لے طاعون پھوٹ پڑی ہے۔ تمام باشندے مکانات چھوڑ کر جھونپڑوں میں رہتے ہیں۔ اس وقت تک طاعون سے ایک سو کے قریب اموات ہو چکی ہیں۔ ٹیکہ لگنے کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا ہے

ریاست بڑودہ نے عباس طیب جی سابق چیف جسٹس عدالت عالیہ بڑودہ کے سول نافرمانی کی تحریک میں نمایاں حصہ لینے اور کئی بار سزایاب ہونے کی بنا پر ان کی پنشن ضبط کر لی ہے۔

مسلم رضا کاران کشمیر نے ۱۸ اکتوبر بمقام مسجد سری نگر میں زیر صدارت مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی ایک کانفرنس منعقد کی جس میں اسلامی جھنڈا لہرایا گیا۔ صاحب صدر نے اسلامی جھنڈے کے سایہ امن ہونے کی تشریح میں پر اثر تقریر کی۔

اخبار زمیندار کی تلاشی لینے کے لئے ایک سب انسپکٹر معہ چند کنسٹیبلان ۲۱ اکتوبر دفتر میں آیا۔ ۲۱-۲۷ اگست کے پرچے قبضہ میں کر لئے گئے۔

سابق منیجر اخبار زمیندار عبدالکریم خاور کی بعض الزامات کی بنا پر اختر علی ابن ظفر علی نے تلاشی کرائی تھی۔ چونکہ الزامات غلط ثابت ہوئے۔ اس لئے پولیس نے زیر دفعہ ۱۸۲ جھوٹی رپورٹ دینے کے الزام میں اختر علی کے خلاف مجسٹریٹ سے مقدمہ چلانے کی اجازت لے لی ہے مقدمہ ۲۸ اکتوبر کو عدالت میں پیش ہوگا۔

جمعیتہ العلماء کے ایک کارکن حافظ محمد یعقوب کو ۲۱ اکتوبر ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر دہلی سے نکل جانے کا نوٹس دیا گیا۔

بابا کھڑک سنگھ صاحب مشہور سکھ لیڈر ۲۱ اکتوبر جیل سے رہا کر دیئے گئے۔ جو سکھ کے گوردوارہ کے سلسلہ میں قید بھگت رہے تھے۔ سیاسی حالات پر انہوں نے اظہار رائے سے انکار کر دیا۔

ہندوستان گول میز کانفرنس کے اسماء کا سرکاری طور پر اعلان ہو گیا ہے۔ برطانوی ہند کے نمائندوں میں مسٹر این سی کیلکر۔ سر راما سوامی مدلیار۔ پنڈت نانک چند لاہوری۔ سر پرشوتم داس۔ سر اے۔ پی پترو۔ سر تیج بہادر سپرو۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ سردار تارا سنگھ۔ چوہدری ظفر اللہ خاں۔ ہز ہائی نس آغا خاں۔ ڈاکٹر امبیدکر۔ راجہ صاحب بیلی۔ سر ہیرٹ کر سٹر غزنوی۔ کرنل گڈنی۔ سر محمد اقبال۔ مسٹر جیکار اور سر کاؤس جی جہانگیر (جونیر) کے نام ہیں۔

پانچ عیسائی ملزموں کے خلاف مسماۃ دینتی دیوی دختر ہر نام داس اوورسیر دفتر سیکرٹری ایٹ محکمہ آبپاشی کو ماہ اگست ۱۹۳۲ء میں لیڈی ایچسن ہسپتال سے اغوا کرنے کے سلسلہ میں مقدمہ زیر دفعہ ۳۶۳ و ۳۶۶ تعزیرات ہند مسٹر اے عزیز احمد صاحب مجسٹریٹ درجہ اول لاہور کی عدالت میں پیش ہوا عدالت نے ملزموں کو بے گناہ قرار دیتے ہوئے مقدمہ خارج کر دیا۔ اور اپنے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ لڑکی کو اغوا نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ خود اپنی مرضی سے ملزم کے ہمراہ گئی جس کے متعلق وہ اپنا مفصل بیان دے چکی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی کنووکیشن جمعہ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۲ء کو بارہ بجے دوپہر یونیورسٹی ہال لاہور میں منعقد ہوگی۔

پنڈت مالویہ نے پنجاب کے متعدد ہندو اور سکھ رہنماؤں کو جن میں راجہ نریندر ناتھ بھی شامل ہیں۔ تار دے کر کل دہلی بلایا ہے۔ تاکہ وہ فرقہ وارانہ مفاہمت کے متعلقہ مسائل پر بحث و تمحیص کر سکیں۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ گذشتہ شب دارالعوام نے مالی قرارداد کو ۸۴ آراء کے مقابلہ میں ۴۱۵ آراء سے منظور کر کے معاہدات اوٹاوا کی تصدیق کر دی۔

لنڈن۔ ۲۱ اکتوبر پولیٹیکل حلقوں میں وثوق کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سر مانٹیگو بٹلر موجودہ گورنر سی پی کو سر جافری مونٹ مورنسی کے بعد پنجاب کا گورنر مقرر کیا جائیگا سر جافری عنقریب ریٹائر ہونیوالے ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ نے انڈسٹریل بنک انبالہ کے اشتہارات شائع کرنے پر "پرتاپ"۔ زمیندار۔ انقلاب۔ ملاپ وغیرہ اخبارات پر خلاف قانون لاٹری کے اشتہار شائع کرنے پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی کے ۱۷ اکتوبر سے غیر رسمی اجلاس منعقد ہو رہے ہیں۔ ۲۱ اکتوبر کو یونیورسٹی ہال میں ایک اور اجلاس منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل ارکان شریک اجلاس ہوئے۔ سر جارج اینڈرسن۔ ڈاکٹر اے ڈی وولز۔ علامہ عبداللہ یوسف علی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی